من بکیٰ علی الحسینؑ او ابکیٰ او تباکیٰ وجبت له الجنّة

بعون الملک المنان وافضال خالق انس و جان

مرثیہ نو در حال پرملال شہادت باسعادت امام دوم

حضرت حسن مجتبیٰ علیہ آلاف التحیّة والثنا تصنیف

ابوالمنصور ناصرالدّین سکندرشان دارا دربان

حضرت سلطان عالم و عالمیان محمد واجد علی شاہ اعاد اللہ ملکہٗ وسلطنتہٗ

مصرع مطلع

اقرار مصطفیٰؐ کا ہی واجب خدا کی بعد

بتاریخ بست و یکم ربیع الثانی ۱۲۹۵ھ ہجری بدار الامارة کلکتہ

در مطبع سلطانی باہتمام رئیس الدولہ حلیۂ طبع پوشید

نامہای حق تعالیٰ از منتخب اللغات
بانفع نیکوکار و راست گو
و بسیار خیر و نایب سالار

مرثیہ

۱

اقرار مصطفیٰ کا ہی واجب خدا کی بعد
حُبِّ علیؑ وجوب ہوئی مصطفیٰ کی بعد
احسانِ فاطمہ ہی عیان مرتضیٰ کی بعد
احسن ہی حال ابنِ علی فاطمہ کی بعد
محسن کو روئی حیدرِ کرار دوہرین
سبطِ نبی کی غمسی اوڑی خاکِ شہرین

۲

پندرہوین ماہ پاک کی جسدم ہوئی عیان
ہجرت کا سال تیسرا یا دوسرا تہا ہان
برجِ حمل سی مہر ہوا اشرفِ جہان
عالم پہ نور و ضو سی ہوا ماہ کا گمان
عبری زبان مین نام تہا شبّر امام کا
حضرت حسنؑ زبان زدِ ہر خاص و عام تہا

۳

کنیت ابو محمد و بو القاسم منیر
سید امین و سبط و تقی مجتبیٰ اشبر (یعنی آسمان از شمس)
زاہد زکی و حجت و برہان لقب کبیر
ابن کشندہ در خیبر ہی یہ امیر
لختِ دلِ بتول ضیائی عیونِ دین
مہ عارض و سمن‌بر و مہ رو و مہ جبین

٤

ای نازنین یاران حسابی اتدی حضرت رسول
محنتسی کی یتمز الا یناز وقت یتبول
فتح بی جهان تاجی یاتی قوت اصول
نامی انکادر ودلیکا جسن جانی سکی مقبول
قرآن حجاب یاتی جانان پیغمبر لی بنی
یادر نکی وزن لعینی یاتی قوالا ایمن ایجی

٥

سبقت بین کی رسول اولان کینیتی یاین نامم ایلیم
اوددر والدین یاتی حبیب ای تاج حضرت الانام
ای یقیبا سی حجت وجیه الانی رسول اکرم
جبیل یا ایتی یا کلیم پیتیر یمن نبی
قرآن یقی ریا کلیم سرمی بیتیر عین نبی
یادر ان کی بسیری کی یتیمر عین نبی

٦

پیدا ایدی حسن لقی یاری روی تاردی
یتیم ایدی زمین زمان اه سوردی
ظالم یتی یا سی دحیان قتلنی ایتلیی تاردی
او لبا و یوان فراقی کلیم یتی ایدی
اسحاب عرضی کی قرای رسول
قرباتی سبب کیشتل طول اولوان

۷

فرمایا شاہ دین نی گروہ ستم شعار
اسکو شہید کرکی وکہا ئینگی بر قرار
شافع ہونگا روز جزا اونکا زینہار
اسما گرنہ فاطمہ سی کیجیو آشکار
اسواسطی زچہ یہ نہ ہیہ ناگوار ہو
ایسا نہ ہو کہ رنج سی وہ سوگوار ہو

۸

شیر سی بڑی ہی حسن عمل کا تہا فرق
شیر خدا بمنزل ہارون ہی مثل برق
کیونکر نہ ہوئی زیر نگین انکی غرب و شرق
انکی دعا سی فرقۂ فرعونیان ہی غرق
پیرو اوسیکی ہی جو امیر کبیر تہی
لغزش ہی پائی دین مین تو ہیہ دستگیر تہی

۹

شکر تولد حسینی رسول نی
افزون ہی ساتہہ رکعتین کین خوش اصول نی
درجہ یہہ پایا شاہ کی حسن قبول نی
واجب کیا خدا نی ہی اور قصور طول نی
انکو خوشی سی شامل حال عشر کیا
اور سترہ کا رکعتو نین گن کی گہر کیا

١٠

گوش بہشت پاک کی گوہر ہی ہین حسن
جان بتول خون پیمبر ہی ہین حسن
سردار و سرفراز ہین سرور ہی ہین حسن
فرق جمال وحسن کی افسر ہی ہین حسن
خوش مرتبہ خلیق فقیر جہان نثار
حسن سخا یہ جسکی فدا روم و زنجبار

١١

احرام مین حرام ہی پشہ کا مارنا
اوسکی دیت ہی پیش خداوند دوسرا
جسنی شہید لخت جگر شاہ کا کیا
کیا حال اوسکا حشر کی دن ہوگا سامعا
حالانکہ وو نو دو گل بستان شاہ ہی
لخت رسول ابن علی مہر و ماہ ہی

١٢

کشتی مین فرق دیتی ہی حضرت حسن کو شاہ
فرماتی ہی حسین پہ ورہو تو رشک ماہ
کی عرض فاطمہ نی تعجب ہی دین پناہ
وست کلان کو چھوٹیہ ہرگز نہ دیجی راہ
فرمایا مصطفےٰ نی کہ مجھسی حسن ولیر
اس سمت ہین حسین کو جبریل کرتی شیر

١٣

احمد نے انکو حلم خدا سے رکھا ہے دوست
شیعہ کا قلب حلم نبی سے ہوا ہے دوست
انکی فروتنی نے جہان کو کیا ہے دوست
سبطین کا جو یار ہے اوسکا خدا ہے دوست
انکا قطیفہ مسند جبریل ہوتا تھا
پیر اونکا انکی درد و تعب تنگی کھوتا تھا

قطیفہ بالفتح جامۂ ابریشمی
وگلیم سپید و بزرگ پرزدار چادر
نجیدہ از کشف اللغات
وصراح ١٢

١٤

چلتی ہی اپنی نوروں کی شمعوں ہی رات کو
حقنی نہیں دیا ہتا حیات و ممات کو
بخشا اثر مسیح کا ہر بات بات کو
ہر بات پر فدا کیا حق نی نبات کو
انکی عدو کا روز قیامت پتا نہیں
گلّی پہ اوسکی گوشت نہیں اور رہا نہیں

١٥

قرآن مین ہی جو آیۂ کرسی خجستہ نام
مضبوط رسّی کا جو ہی اوس آیہ مین کلام
اوسّی مراد ہی حسنین اور علی امام
یعنی محب انہین کا ہی خلد ہی دوام
عروہ یہی ہی جسکو نہین قطع اور برید
اس رسّی مین ہی الفت حسنین کی کشید

۱۶

انکو جو دوست رکھی وہ ہوگا نبی کی ساتھ
روز جزا رہیگا نبی کی وصی کی ساتھ
میزان مین تُلیگا علی ولی کی ساتھ
ہرگز نہ ہوگا روز قیامت کیسکی ساتھ
ماوا بہشت و خلد و چمن کوثر و لبن
حامی بتولؑ و حیدرؑ و احمد احد حسنؑ

۱۷

پیش حسن ادب سی ہی کرتی حسین بات
گو قبضی مین ہی دونونکی موجود و ممکنات
انکی حیات احمد و حیدر کی ہی حیات
انکا شہید ہونا ہوا باعث ممات
عالم کی موت ہوگئی انکی شہادتین
کیونکر نہ وا حسینؑ و حسنؑ انس و جن کہین

۱۸

عابد ترین دہر ہی مشہور خوش حسن
زاہد ترین شہر ہی وہ منبع حسن
فاضل ترین ناس ہی رنگ رخ چمن
حج کو پیادہ جاتی ہی اور کانٹونکا وہ بن
راہ خدا مین پاؤن برہنہ ہی چلتی تہی
خوف خدا سی موم کی صورت پگہلتی تہی

۱۳

احمد نی انکو حکم خدا سی رکہا ہی دوست
شیعہ کا قلب حکم نبی سی ہوا ہی دوست
انکی فروتنی نی جہان کو کیا ہی دوست
سبطین کا جو یار ہی اوسکا خدا ہی دوست
انکا قطیفہ مسند جبریل ہوتا تہا
پیرا ونکا انکی درد و تعب تنکی کہوتا تہا

قطیفہ بالفتح جامۂ پرزیشمی
و گلیم سپید و بزرگ چادر
پنبیدہ از کشف اللغات
و صراح ۱۲

۱۴

چلتی تہی اپنی نوروں کی شمعوں مین رات کو
حقنی انہین دیا تہا حیات و ممات کو
بخشا اثر مسیح کا ہر بات بات کو
ہر بات پر فدا کیا حق نی نبات کو
انکی عدو کا روز قیامت پتا نہین
کلّی پہ اوسکی گوشت نہین اور حیا نہین

۱۵

قرآن مین ہی جو آیۂ کرسی خجستہ نام
مضبوط رسّی کا جو ہی اوس آیہ مین کلام
اوسّی مراد ہی حسنین اور علی امام
یعنی محب انہین کا ہی خلد ہی دوام
عروہ یہی ہی جسکو نہین قطع اور برید
اس رسّی مین ہی الفت حسنین کی کشید

۱۶

انکو جو دوست رکہی وہ ہوگا نبی کی ساتہ
روز جزا رہیگا نبی کی وصی کی ساتہ
میزان مین تُلیگا علی ولی کی ساتہ
ہرگز نہ ہوگا روز قیامت کیسیکی ساتہ
ماوا بہشت و خلد و چمن کوثر و لبن
حامی بتولؑ و حیدرؑ و احمد احد حسنؑ

۱۷

پیش حسن ادب سی تہی کرتی حسین بات
گو فیض مین تہی دونونکی موجود و ممکنات
انکی حیات احمد و حیدر کی تہی حیات
انکا شہید ہونا ہوا باعث ممات
عالم کی موت ہو گئی انکی شہادتین
کیونکر نہ واحسینؑ و حسنؑ انس و جن کہین

۱۸

عابد ترین دہر ہی مشہور خود حسن
زاہد ترین شہر ہی وہ منبع حسن
فاضل ترین ناس ہی رنگ رخ چمن
حج کو پیادہ جاتی ہی اور کانٹونکا وہ بن
راہ خدا مین پاؤن برہنہ ہی چلتی ہی
خوف خدا سی موم کی صورت پگہلتی ہی

۱۹

جب موت یاد کرتی ہتی روتی ہتی زار زار
خوف لحد سی پہرون وہ رہتی ہتی دلفگار
روز جزا کی نام سی ہوتی ہتی بیقرار
ذکر صراط سی ہی تزلزل تہا آشکار
وقت دعا وہ نعرہ سی بیہوش ہوتی ہتی
پہر نماز سر سی سبکدوش ہوتی ہتی

۲۰

وقت نماز عضو لرزتی ہتی مثل بید
یاد بہشت و نار سی ہی کانپتی مثل بید
عقرب گزیدہ ہو گئی اور لرزی مثل بید
نام جزا سنا وہین تہرائی مثل بید
یاد خدا تہا ذکر زبان ہی فصیح ہتی
صورت عجب طرح کی صبیح و ملیح ہتی

۲۱

بولا صفا مخبر صادق سی یہہ خبر
منبر پہ یون حسن نبی کی وعظ بیشتر
دو شہر ہین خدا کی ہی او نکا ہی اثر
مشرق کو ایک دوسرا مغرب کو ہی مگر
ہو ہیکی ہین حصار انہین دو بلاد کے
ہر شہر ہین ہزار ہین دروازی یاد کے

۲۲

شترمزار طرح کی دو نوین ہی زبان
ہر ہر گروہ کا ہی ہر اک سی الگ بیان
مین جانتا ہون جملہ لغت اونکی دوستان
اون دونون مملکت کا ہون مین پیشوا عیان
یا بہائی تیرا حجت اہل بلاد ہے
جو مجھکو یاد ہی وہی چھوٹیکو یاد ہے

۲۳

بیٹھا ہتا ایکدن سر خوان ماہتاب دین
ٹڈی کہین سی آکی گری خوان مین وہین
عباس کی پسر نی یہہ کی عرض مہ جبین
عبد اللہ میرا نام ہی ہون خادم قرین
فرمائی کہ بال ملخ پر ہی کیا لکہا
فرمایا شہہ نی سنلی یہہ ارقام ہی کیا

۲۴

مین وہ خدا ہون بہیجتا ہون گاہ بہوکونکو
یعنی پکا کی کہاؤ نہین صید تم کرو
وقت غضب اسیکو مرا حکم ہی سنو
جملہ غذائی انس کو کہا جاؤ اور اُڑو
عبد اللہ سر کو چوم کی بولا امام ہو
کیون کہ نہ زیب عرش تمہارا کلام ہو

۲۵

هان ای عروسِ کلک نقابِ سیه اوٹھا
هان ای مدادِ چشم حبابِ سیه اوٹھا
هان باغبان دستِ گلابِ سیه اوٹھا
هان ساقیِ خیال تو آبِ سیه اوٹھا
گلدستہ کر کی باغِ طبیعت نہال کر
طوطی ہون چپ زبانی سی وہ بول چال کر

۲۶

اک روز ابن شیرِ خدا رشکِ مہر و ماہ
سجّادی پر نماز مین مصروفِ حق ہتی واہ
بدویہ ایک زن صفتِ باد و برق و آہ
خوش خلق خوش مزاج خوش اطوار خوش کلاہ
خوشروئی سی قمر کو وہ بیتاب کرتی ہتی
ہر نقشِ پا کو عارضِ مہتاب کرتی ہتی

۲۷

عاشق ہوئی جمال جہان تاب پردہ زن
مہرِ رخِ حسن پہ نمایان ہوئی کرن
بیتاب ہو کی آئی وہ پیشِ سرِ سمن
مولا نی مختصر کیا واجب ہی سخن
فرمایا حاجت اپنی بیان کر زبان سی
تصدیق ہو کلام کی تیری بیان سی

11

۲۸

کی عرض زوج رہتی ہین ای قمر نژاد
صدقہ رخ صبیح کا مجھکو بہی رکہتی یاد
عرضی یہ میری خواہش نفسی کی ہوئی صاد
ضایع کرین نہ میری تمنا کو برق و باد
عاشق ہون مجھکو وصل سی ممتاز کیجئی
پوری ہون آرزوئین سرافراز کیجئی

۲۹

فرمایا شہہ نی دور ہو ای باعث عذاب
ابن علی نہ ہوئیگا مستوجب عقاب
رونی لگی عذار ہوئی صورت گلاب
ہچکی اوسی لگی تو سرچشم آب آب
چشم حسن بہر آئی جو اس پیچ و تاب سی
نالہ روان ہوا دہن شیخ و شاب سی

۳۰

وست زن حسینہ مین تہا دامن حسن
بدرنگ اوسکی حسن سی تہا عارض چمن
نرگس کی جام آنکہین تہین اور غنچہ سان دہن
یا یاسمن عذار تہی دندان دُر عدن
وہ کہینچتے تہی انکو کنارہ یہہ کرتی تہی
وہ روتی تہی یہہ روتی تہی سب سانس بہرتی تہی

۳۱

گریہ ہوا شدید تو آئی وہان حسین
دیکھا کہ رو رہی ہین وہ دونو نہین ہی چین
جو آتا ہی وہ روتا ہی کرتا ہی شور و شین
اور ٹھنڈی سانسین بہرتا ہی ابن شہ حنین
اونکی صدائے گریہ یہان وہان سے گئے
صوت شدید عشق کی تا آسمان گئے

۳۲

امید منقطع ہوئے اوس زن کے اور گئے
حضرت نی خیمہ لادا وہ منزل یون ہی کٹے
مذبوح کربلا نی نہ کچھ اسمین بات کی
تعظیم سی بزرگی کی مٹھی بندہی رہی
کچھ شرح رنج و آہ و الم شاہ نی نہ کی
بحث غبار چرخ رخ ماہ نی نہ کی

۳۳

پہر سوئی جو خواب سی بیدار ایکشب
رونی لگی سحاب کے مانند بی سبب
شبیر نی یہ عرض کی شاہنشہ عرب
دل مانتا نہین ہی کسی طرح سی بس اب
کیا وجہ ہی جو اشک بہر آئی عیون مین
اک جوش ہی حضور برادر کی خون مین

۳۶

رونی لگا مین دیکهه کی یهه حال خواب مین
روئی سوال کهو لا اخی نے جواب مین
دندان سوال سی بنی آئینۂ آب مین
رنگت بنی عذار سی برگِ گلاب مین
یوسف یهه بولی تمپہ فدا میری والدین
کیون روئی ای حسین نہین اب مجهکو ذرہ چین

۳۵

یوسف کو مینی خواب مین دیکها بصد جمال
وہ حسن وہ نضارت و خوشروئی و کمال
جعد معنبرین وہ رخ مشک بال بال
رشکِ خور و قمر وہ ہن اور ایک ایک گال
ہر جا سی لوگ بہر تماشا جو آتی ہین
انوار روئی یوسفی سی جهلملاتی ہین

۳۷

فرمایا خواب دیکها ہی گریان ہی اوسی آنکهہ
رویا ہین جو کہ گذرا ہی نالان ہی اوسی آنکهہ
نادم ہی گرچہ خواب پریخوان ہی اوسی آنکهہ
گلزار ہی جو خواب بیابان ہی اوسی آنکهہ
جنبش مین زندہ ہون نہ اسی نقل کیجیو
لو کہتا ہون مین خواب کو ای بہائی تم سنو

۳۷

گریہ کا کیا سبب ہی جگر تلملاتا ہی
یوسف نثار پایۂ دل تھر تھراتا ہی
بولی حسن کہ خار مصیبت ہلاتا ہی
قصّہ زلیخا کا مجھی اب یاد آتا ہی
عاشق ہوئی تمہاری وہ کسطرح ای اخی
آزار تمنی کھینچے ملی قید بی بسی

۳۸

زندان مین تم تہی حال تہا یعقوب کا بتر
انکو نہ تہی تمہاری اسیری کی کچھہ خبر
تمکو نہ حکم تہا کہ وہان سی کرو سفر
کیا کیا تعب کہا تا تہا اس آہ کا اثر
یہہ یاد کر کی رویا ہون مولا کی سامنی
کیا رنج تم کو ہوگا زلیخا کی سامنی

۳۹

یوسفؑ نی ورجواب کہا ای اخی حسنؑ
بدو یہ زن سی بڑہ کی نہین ہی یہہ سب سخن
اوسنی تو چکہا ذائقۂ سیب نیک تن
اسنی نپایا بوسۂ رخسار و خوش ذقن
اوسکو جوانی حق نی عطا کی وصال مین
یہان خوف سی سفیدی ہوئی بال بال مین

۴۲

کیا انکسار طبع شریف حسن مین ہتا
کیا عجز طینت شہ دین و زمن مین ہتا
لفظ غرور و کبر نہ ہرگز سخن مین ہتا
خوف خدا سی رعشہ ہمیشہ بدن مین ہتا
مطبوع طبع خرد و کلان یہہ امام ہی
زہرا کی لاڈلی کا ستمکش ہی نام ہی

۴۳

اک روز ماہتاب سما مہر چرخ حسن
انجم رخ جمال و حیا مہر چرخ حسن
ہور سما مہر و وفا مہر چرخ حسن
نور کمال عزّ و علا مہر چرخ حسن
پیش گدائی شہر کہ وہ لوگ تہی فقیر
بہر ضیافت آئی اونہین مین ہی جائی گیر

۴۴

بس تا لطف شہ نی ایک کو درہم عطا کئی
مدح و صفت سی کان نہ پہر آشنا کئی
وعدی کئی کسی سی تو بالکل وفا کئی
طبّاخ خوان بخشش آقا کسا کئی
دریا ہتا غرق بحر سخاوت کی سامنی
اور باؤلی زلیخا ہتی چاہت کی سامنی

۴۳

اعجاز بات بات مین ابن علی کی تہا
شاخ درخت خما ہوسے سبز بر ملا
اس درجہ خرمی لائی کہ جہکنا ہوا روا
سب قافلی نی کہائی وہ خرمی شکم بہرا
قربان ہمت شہ اخضر قبا کی مین
قربان بخشش ولد مرتضا کی مین

۴۴

اقوال نیک سبز قبا اب بیان کرون
مخفی امور ارض وسماہی عیان کرون
قول حسن کسی سی نہ اسدم نہان کرون
کاہ فزائی دشت کو کوہ گران کرون
مرغان سدرہ صلّ علیٰ ہمزبان ہین
الہام میری کلک کو پیرو جوان ہین

۴۵

باطل مین حق مین فرق ہی جسطرح چشم و گوش
دیکہا جو حق ہی کان سی باطل کا ہی خروش
مقدار مدّ چشم ہی ارض وسماکا جوش
اور شرق و غرب مدّت یکروز ہی خموش
شیطان کا نام ہی جو قزح قوس حق کی ہی
افزون ہی روزی اوسی ہیئت سبق کی ہی

٤٨

دس چیزین بعضی بعض سی ہین سخت تر زیادہ
پہلی ہی سنگ و سیم ہی آہن کو اتحاد
وہ سنگ سی بھی بڑھ کی ہی کہتی ہی اسکو باد
کسطرح سی تراشتا ہی جیسی برق و باد
سمجھو کہ سخت تر ہی زیادہ یہ سنگ سی
بدرنگ وسکو کرتا ہی یہ اپنی رنگ سی

٤٧

پستان بلند ہوون تو علامت یہ زن کی ہے
اور وہ ہار بول گاہ کی تیزی بدن کی ہے
بیشک وہ ہی مرد حکایت حسنؑ کی ہے
مادہ شتر کی طرح یہ صورت محن کی ہے
بیشک وہ زن ہی بول ہو چسپیدہ کہال سے
دفع فضول آپ سی ہون بال بال سے

٤٦

قوس خدا امان ہی اہل زمین کو سب
سن لو مخنث اوسکو ہین کہتی کہ باسبب
زن ہی ہو مرد ہی ہو وہ بی رنج اور تعب
معذور ایک حکم سی رکھتا ہی اوسکو کب
گر محتلم ہوا تو وہ داخل ہی مرد و مین
حائض ہوئی تو زن ہی نہ شامل ہی دو مین

۴۹

آہن سی سخت تر ہوئی آتش گلاتی ہی
اور آب آگ سی ہی سوا عقل جاتی ہی
ہر لو کو اوسکی شورش باران بجھاتی ہی
اور حکم ابر پانی کی صورت مٹاتی ہی
لکن سحاب کی ہین پانی سی سخت ہین
جب تک نہ حکم جاری ہو سب ایک لخت ہین

۵۰

اور سخت تر سحاب سی نظر آئی دی ہوا
اک لحظہ مین سحاب کو کردیتی ہی فنا
اور سخت تر ہوا سی فرشتہ ہی وہ بنا
فرمان مین جسکی باد ہی ہر صبح و ہر مسا
اوسی ہی سخت تر ملک الموت کا ہی نام
جو اوس ملک کی روح ہی کردیویگا تمام

۵۱

اور موت سخت تر ملک الموت سی ہوئی
یعنی اونہین ہی مرگ ہی ثابت ہی یہہ سبھی
حکم خدا ہی موت سی بھی سخت تر اجی
کار ملک نہ دانش اموات نہ سعی
سبحان ربہ وبحمدہ یہہ ذات ہی
اوسکی رضا و حکم سی کل کائنات ہی

۵۲

دیتا ہون یارو مخبر صادق سی یہہ خبر
فرماتی تہی حسن یہی لوگون سی پیشتر
مین ہون شہید زہر ستم دوستو اگر
رونا ضرور کرنا بکا ہی برہنہ سر
کی عرض کسی حرکت بیجا یہہ ہوئینگی
ہر ستم یہہ سم کی کدہر سی ڈبوئینگی

۵۳

ہان ای قلم شہادت آقا کا حال لکہہ
گذرا جو کچہہ جہان پہ ملال و کلال لکہہ
جو امر حق ہوئی طلب بی سوال لکہہ
ایسی سخی کا حال وفات و مآل لکہہ
اب مضمحل بنا دل پیر و جوان کو تو
تحریرین دکہا دی نہان و عیان کو تو

۵۴

ختم کلام ابن ید اللہ ہو چکا
اس نظم کا خدائی جہان وار دی صلا
کیا خامہ کیا طبیعت و جودت کجا ہوا
خواہش نہ زر کی اور نہ تمنائی کیمیا
امید ہی جناب امام حسنؑ سی اب
مطلب کی برآئین مری دور ہون تعب

۵۵

فرمایا یا کنیز ہی یا زن ہماری ہی
مظلوموں پر خدا کا ہی حکم جاری ہی
لوگوں نی عرض کی جو عدو وہ تمہاری ہی
بدبخت ہی وہ شیعوں کی جانوں پہ بھاری ہی
فرمایا شہ نی مرگ مری ہی اوسکے ہاتھ
روز ازل سی باندھا ہی اللہ نی یہ ساتھ

۵۶

نامہ لکھا معاویہ نی شاہ روم کو
آگاہ کر دیا سر مقصد سی شوم کو
صدمہ دیا قلیج نی بازوئ بوم کو
مثل سخی بنا دیا کنجوس سوم کو
زہر کشندہ مانگا جو اوس نی جفا کی ساتھ
بولا وہ شاہ حیرت و رنج و بلا کی ساتھ

۵۷

مذہب میں میری کب یہ روا ہی معاویا
بیجان کروں کسی کو بغیر مقابلا
لکھا معاویہ نی کہ ای شاہ باوفا
میرا ہی وہ پسر ہی یہ جس کا ہی حوصلا
پیغمبری کا دعوی وہ کرتا ہی تخت پر
نازاں ہوا ہی آج کل اپنی تخت پر

۵۸

وہ چاہتا ہی سلطنت بندہ کا زوال
دشمن پسر ہی باپ کا جینا ہی اب محال
مین چاہتا ہون زہر کا وسّی کرون وصال
بندی خدا کی رنج سی چھٹ جائین ہون نہال
تحفی بہت سی بھیجی ہین حضرت کو لیجئی
ہیرون کی بدلی زہر ہلاہل کو دیجئی

۵۹

ان شرطون اور وعدون سی بھیجا تہا اوسنی زہر
وہ زہر تہا کہ جسنی امامت کا لوٹا شہر
جانو پنہ بد قماشون کی اللہ کا تہا قہر
اک آن مین تمام ہوا فاطمہؑ کا مہر
آب و نمک جہان کا لٹا ایک آن مین
غل یک گہونٹ سی ہوا کون و مکان مین

۶۰

جبریل نی پکڑ لیا سر اور اڑائی خاک
حورون نی عارض و رخ و تن پر لگائی خاک
آئینۂ جمال خدا تک بہی آئی خاک
حورون نی بدلی افشان کی مونہہ پر جمائی خاک
کرّوبیون نی سینون سی ماتم کو ضم کیا
خلد و بہشت عدن مین زہرا نی غم کیا

۶۱

واحسرتا جو بطن حسنؑ مین در ا یا سم
جان عزیز فاطمہؑ پر چھا گیا الم
ای سوگوارو تمکو محمدؐ کی ہی قسم
احمدؐ کی بعد کیسی ستم پر ہوئی ستم
یون فاطمہؑ شہید ہوئین بی بسی کی ساتھ
ظالمہ نی فریب کیا کیا علی کی ساتھ

۶۲

حضرت حسنؑ کو زہر دیا وا مصیبتا
ہی ہی سما مرتبہ بی نور ہو گیا
سبزی کا سم کی گرد رخ سبز گھر ہوا
جعدہ لعینہ تہی زن با مکر و بی وفا
شوہر کو یون شہید کیا زر کی واسطی
آتش خریدی آخرتی گھر کی واسطی

۶۳

زاہد کو یون شہید کیا قہر ہو گیا
بالین کا جام پیتی ہی بس زہر ہو گیا
بی پیشوا مزار غضب دہر ہو گیا
خون طاس مین جگر کا سر نہر ہو گیا
لخت دل حسن جو گری تہی سی طشت مین
سبزی روانی ہو گئی دریا و دشت مین

٦٤

جبریل نی پر و نسی د و ہتڑ لگائی خوب
ہی ہی جمال مصطفوی کا ہوا غروب
کیونکر برشتہ درد جگر سی ہون قلوب
دل کہتا ہی بدنکو کہ دریائی غم مین ڈوب
کی چرخ نی مخالطت بد حسنؑ کی ساتھہ
قمری نی ولولہ کیا سرو سمن کی ساتھہ

٦٥

بہائی نی مونہہ پہ بہائی کی مونہہ رکہکی رو دیا
اس رونی سی قیامت کبریٰ ہوئی بپا
اک مہر ایک ماہ جو اک نور اک صفا
اک سبز ایک زرد تو اک نجم اک جلا
ہل ہل گئی ستون فلک کانپنی لگی
حورین جو خم ہوئین تو ملک کانپنی لگی

٦٦

کہتی تہی شیعہ حیف یہ آقا ہمارا ہی
زینب پکارین سیدِ عالم کو مارا ہی
ای بہائی تیرا ہجر مجہی کب گوارا ہی
کلثومؑ کی طرف یہ حسنؑ کا اشارا ہی
رونا نہ میری بعد نہ کرنا بدن کو چاک
سر کہولنا نہ ڈالنا رخسار و تن پہ خاک

٦٧

قاسم کو سینی سی کبھی لپٹاتی ہین حسنؑ
عمویہ جان نثاری کو سمجھاتی ہین حسنؑ
ہر لحظہ مثل پھول کی کمھلاتی ہین حسنؑ
افسوس اس جہان سی اب جاتی ہین حسنؑ
بھائیکو جانشین بناتی ہین مجتبےٰ
اسرار بھید جملہ بتاتی ہین مجتبےٰ

٦٨

رخسار سبز طوطی باغ حسنا ہوا
آفت رسیدہ یون شجر مصطفا ہوا
آتش زدہ ہرا چمن مرتضا ہوا
یون لطمہ خور فنا کا گل فاطما ہوا
مرغان سدرہ پیٹنی لگی آشیانو نمین
باقی رہی نہ جان فرشتون کی جانو نمین

٦٩

عمر مبارک حسنی چہل و ہفت تھی
آخر صفر کا ماہ تھا اور پنجشنبہ تھی
افسوس فاطمہ کو لحد مین یہ لو لگی
اب فنا سی روز جزا تک نہ پھر بجھی
لعن خدا العین پہ دل تلملا گئی
رخسار انس و جان پہ پسینی سی آگئی

بیت

دهنسك اول وقت بیلنمز ایدی بیلنمز ذره‌یی پادشاه
شیمدی كیم سنك ایلر بیلمم سنبل سیاه
چون مهرنی خطك بیاض زباندن كیبی ماه
ای كمان ابروسی لعبی بر كیبی ایكی كلاه
نیجه بیگ بر یره كیبی كیبی بر

رباعی

غمسن گلشن گل لعلی اوراده بابی سنبل زلفك دی قدیكا
لیلی بیو صحرا دیو بیلنمی بابان قیمتی بیلمی یحیی پیلاك بیلین
موزیم بیلمك بیت نه ابی بیو رسول نیشانی ایدرك لیلی
بیانی بلكه لعلی بیو بیانكی ایشانی بیانین

رباعی

بیز والده‌سی سن لیلایه بیو مجدی
او دم عاشقم لعبتیه بیلیكی ابتدا مجدی
طلبده‌سی سنك فتحی مین و بان اللعبیو مجدی
لعبدا بیلكی قیمتی مین و فنا بیو مجدی
بیرم بیلكی مرغ دوست حسن ظلمین مین یا
دنیا و دین كاشانه‌دن ظلمین مین یا

۴۳

پیشتر کو جو کی تہی وصیت عمل کیا
حضرت حسنؑ کو رکھکی جنازہ اوٹھا لیا
روضی پہ لائی ختم رسل کی وہ پیشوا
بعد نماز داخل مسجد وہ شہ ہوا
نزدیک قبر احمد مختار جب کہ لائی
اخباریون نی عائشہ کو پرچی یہ دکہائی

۴۴

یعنی حسن کو لائی ہین نزدیک قبر پاک
اور چاہتی ہین دفن کرین روحنا فداک
ملعونہ خود سی کہو گئی سر پر اوڑائی خاک
بولی حسنؑ سی اور بتی سی رہی تپاک
ہرگز گوارا ہو گا نہ اس دینا زادی کو
مین غم شمار کرتی ہون احمد کی شادی کو

۴۵

استر پہ زین کہینچ کی وہ زن ہوئی سوار
کف موہنہ مین لائی خشم زد وہ بنت یار غار
جلدی سی آئی قبر محمدؐ پہ مثل مار
او پیچ و تاب کہاکی یہ بولی وہ بیقرار
لیجاؤ میری گہر سی جنازہ حسنؑ کا تم
سامان کرو یہان پہ نہ گور و کفن کا تم

۶

پردہ دریدہ احمد مختار کا ہنو
آباد پہلو سید ابرار کا ہنو
زردار سی مقابلہ ناچار کا ہنو
مدہوش سی مکالمہ ہشیار کا ہنو
بولی کہ سر پہ باقی ہی جبتک کہ یک بال
دفن حسن ہی پہلوئی ابرار مین محال

۷

مروان بنی امیہ کو آواز دیتا تہا
مروانی جمع ہونی لگی زور بڑہ گیا
چالیس شخص عائشہ کی ساتہہ برملا
باشر و فتنہ آئی وہ ملعونہ پر دغا
کہتی تہی سب سی پہیر دو حضرت حسن کی لاش
گلزار سی نکال دو سرو سمن کی لاش

۸

جنگ جمل مین اونٹ پہ جا کر ہوئی سوار
بیٹھی گدہی پہ آج کی دن جا کی راہ مار
ہاتھی پہ بہی چڑہی گی وہ اک روز نابکار (نالائق)
بعد رسول پاک نہ گہر مین ہوا قرار
گہ لشکروں مین پہرتی تہی انصار و نکی قرین
استر پہ گاہ بیٹھی تہی کہینچکر وہ زین

٧٩

فرمایا یہ حسین نے اے بنت یار غار
تو خود تو پردہ دری ہے نہیں مجھ سے شرمسار
بعد نبی یہ فعل شنیعہ ہیں آشکار
فرمایا تھا نبی نے نکلنا نہ گھر سے یار
کیا وعظ احمدی کو کیا ختم واہ واہ
اوروں کو کر رہی ہے ہر اک سمت سے تباہ

٨٠

بھائی مرا نہ کرتا وصیت تو دیکھتی
کیسا سلوک کرتا میں بیجا تا اجنبی
افسوس ہے کہ بھائی نے چشم غزانہ دی
کھنچالی تیری پردہ دری میری بیکسی
بولی بنی امیہ کہ ہم سب دلیر ہیں
ان جیتوں میں ہماری یہ جبتک کہ تیر ہیں

٨١

شمشیریں قبضوں میں ہیں کمانیں ہیں دوش پر
ممکن نہیں کہ عائشہ کو مل سکے ضرر
نعش حسنؑ کو دفن کروگے یہاں اگر
تلوار وہ چلے گی کہ گر جائینگے بشر
یہ کہکے بس کماں تو نکو کھینچا لعینوں نے
باران تیر ناہجدیا قبح بینوں نے

٨٢

[illegible] لعل و عقیق یمنی
[illegible] لعل و عقیق یمنی
[illegible] لعل و عقیق یمنی
[illegible]

٨٣

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

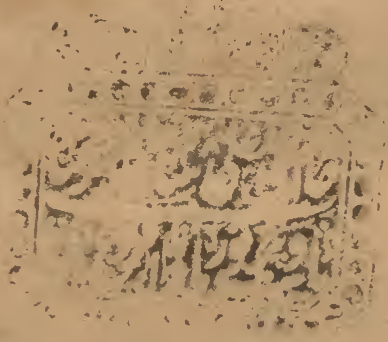
٨٤

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۵۸

سفتا ہے تیرا کی حنا زری کا پیتا ہے سی
پیدا ہے مربع خطہ سی بازو کی ماہ سی
لب لبی قلم سے تیغ یاران پوری مضمون سی
اے حسن کی نازکی ... کلاہ سی
اے سیر ... بجا داود ...

تمام شد



at-i ʻAlī Akbar.

08